

ہمارے مسائل زندگی

جن غیر ضروری مسائل پر امت میں جدال و قتال ہوتا رہا ہے ان کی کوئی اہمیت زندگی میں نہ تھی اور نہ آج ہے۔ اس وقت تو ہمارے مسائل اور ہی ہیں۔ ہمارے مسائل یہ ہیں کہ دینی شعور کسی طرح پیدا کیا جائے؟ بے روزگاری کیسے دور ہو؟ آباد کاری کیونکر ہو؟ اخلاقی تربیت کی کیا سبیل ہو؟ تعلیم کا کیا نظام ہو؟ ہمارے ملک کی بین الاقوامی ساکھ کس طرح بلند ہو؟ دوسرے ممالک سے ہمارے تعلقات کس نوعیت کے ہوں؟ صحت عامہ کس طرح بحال کی جائے؟ صنعت و حرفت میں کیونکر ترقی کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ہیں آج کے مسائل جو صرف فلسفیانہ اور مناظرانہ موشگافیاں نہیں چاہتے۔ علمی حرکت چاہتے ہیں۔ یہ بیانی عیاشیاں نہیں بلکہ قوم و ملک کی بقا کا دار و مدار ان ہی مسائل پر ہے۔ اس میں ہمارا صرف زبانی اتحاد مطلوب نہیں بلکہ جو شغف ہمیں غیر ضروری مسائل سے رہا کیا ہے اس سے کہیں زیادہ بے چینی ان مسائل کو حل کرنے میں درکار ہے۔ اتنی زیادہ بے چینی اور شغف مطلوب ہے کہ تفریق امت پیدا کرنے والے مسائل ان میں وہب کر ختم ہو جائیں۔

علمی مسائل پر گفتگو بری چیز نہیں بلکہ بعض مرحلوں پر ضروری ہوتی ہے۔ ہر چیز پر اتفاق رائے ہونا بھی ضروری نہیں۔ اس لیے ایسی علمی گفتگو سے۔۔ بشرطیکہ اس سے امت میں دینی تفریق نہ پیدا ہو بہت سے پہلو سامنے آنے کی وجہ سے دماغ و ذہن میں روشنی پیدا ہوتی ہے اور جمود ٹوٹتا ہے۔ اس لیے ہم اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اصل مسائل زندگی سے ہماری دل چسپیاں کم نہ ہوں اور باہمی اختلاف رائے سے تفریق امت نہ ہو بلکہ ایک دوسرے سے استفادہ مقصود ہو۔ ہر ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل کرے اور اپنی صلاحیتوں سے دوسروں کو نفع پہنچائے یہی وہ روح اجتماع اور جذبہ تعاون ہے جو قوم کے افراد کو ایک وحدت بنا دیتا ہے اور تمام مختلف صلاحیتیں اور توانائیاں سمٹ کر ایک مرکز پر آ جاتی ہیں اور اس ارتکاز میں ایسی بے پناہ قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ کئی صلاحیتوں یا توانائیوں کی نہیں جو کچھ کمی ہے وہ روح اجتماع اور جذبہ تعاون کی ہے اور ضرورت اسی خامی کو دور کرنے کی ہے۔

قرآن مجید اور احادیث سے ”پرہیز“ کے ثبوت پر دلائل

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل (حکومت پاکستان)

علاج معالجہ کی بحث میں ایک اہم مسئلہ پرہیز کرنا ہے ہم نے اکثر ذیابیطس کے مریضوں کو مٹھائی، چاول اور پیٹھے پھل کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر ان کو منع کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور ہم اللہ کی ان نعمتوں کو نہیں چھوڑ سکتے یہ کفران نعمت ہے۔ اور کئی لوگوں کو فخر سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے صاحب ہم پرہیز نہیں کرتے پھر ہم نے ان ہی لوگوں کو اس بد پرہیزی کے نتیجے میں کئی مہلک امراض میں مبتلا دیکھا، کسی کی بینائی بجلی گئی کسی کے جگر میں کینسر ہو گیا اور کسی کے پیر سوچ گئے، کسی کو ایسا زخم ہو گیا جس کے نتیجے میں اس کا پیر کاٹ دیا گیا کسی کی ٹانگ کاٹ دی گئی اور کسی کی شریانیں بند ہو گئیں۔ اسی طرح ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو دیکھا جو بد پرہیزی کرتے تھے، کسی کے عضو پر فاج گر گیا اور کسی کے دماغ کا رگ پھٹ گئی، کسی کی بینائی متاثر ہو گئی۔ غرض بد پرہیزی کے نتیجے میں لوگ زیادہ مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس لیے دواء کے ساتھ پرہیز بھی بہت ضروری ہے اور قرآن مجید میں پرہیز کے متعلق بھی ہدایات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَنْتَفِعُوا بِهِنَّ فَمَا يَنْتَفِعُونَ بِهِنَّ إِلَّا عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لِمَسْتَمِعٍ

الْمَنْسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا۔ (النساء: ۴۳، المائدہ: ۶)

ترجمہ۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی نقصان حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے اپنی عورتوں سے جماعت کی، پھر تم پانی نہ پاؤ تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بیمار آدمی کو جسے پانی کے استعمال سے ضرر ہوتا ہے اس کو غسل اور وضو کے بجائے تیمم کرنے کا حکم دیا ہے اور تیمم کا حکم دینا پانی کے استعمال سے منع کرنے کو تسلیم ہے، اور جس بیمار کو وضو یا غسل سے ضرر ہوتا ہو اس کو تیمم کا حکم دینا یہی پرہیز کرنے کا حکم ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ سردی کی شدت کی وجہ سے پانی کا پرہیز کیا اور غسل کے بجائے تیمم کر لیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل کی ایک سردرات مجھے احتلام ہو گیا، مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ میں نے تیمم کیا، پھر میں نے اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، انہوں نے نبی ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے عمرو! تم نے حالت جنابت میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی ہے، میں نے آپ کو وہ سب بتایا جس کی وجہ سے میں نے غسل نہیں کیا تھا اور کہا میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔ (النساء: ۲۹)

ترجمہ۔ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بہت رحم فرمانے والا ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر اسے اور کچھ نہیں فرمایا۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۳۳)

امام بخاری نے کتاب التیمم میں اس حدیث کا اختصار سے ذکر کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک زخمی شخص نے پانی سے پرہیز کیا اور وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس پر افسوس فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں گئے، ہم میں سے ایک شخص کو پتھر آ کر لگا اور وہ زخمی ہو گیا، پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے اصحاب سے پوچھا آیا کہ اس کے لیے تیمم کرنے کی رخصت ہے؟ اصحاب نے کہا ہم تمہارے لیے

رخصت کی گنجائش نہیں پاتے، جب کہ تم پانی استعمال کرنے پر قادر ہو، اس نے غسل کیا اور وہ مر گیا جب ہم نبی ﷺ کے پاس گئے تو ہم نے آپ کو اس واقعہ کی خبر سنائی، آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اللہ ان کو قتل کرے! جب تم کو مسئلہ معلوم نہیں تھا تم نے پوچھا کیوں نہیں؟ لاعلمی کا صلہ تو صرف سوال کرنا ہے اس کے لیے تیمم کرنا کافی تھا یا پھر اپنے زخم پر پٹی باندھ کر اس پر گیلیا باندھ پھیرنا اور باقی جسم کو حذو الی۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۳۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۵۷۳)

اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ مریض کے لیے پرہیز کرنا ضروری ہے اور بعض اوقات بد پرہیزی کا نتیجہ موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور نبی ﷺ نے ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے فتویٰ دینے میں سختی کی اور معذور کے حال کی رعایت نہیں کی رخصت کی جگہ عزیمت پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں ان صوفیاء کے لیے عبرت کا مقام ہے جو کہتے ہیں بیمار کے لیے علاج کی رخصت پر عمل کرنا خلاف افضل ہے اور مکروہ تنزیہی ہے۔ اس شخص کے اصحاب نے بھی ان ہی کی طرح اس معذور شخص کو عزیمت پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا جس کے نتیجہ میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ نبی ﷺ نے ان لوگوں کی مذمت کی۔ اور اس حدیث میں یہ واضح دلیل ہے کہ جس شخص کو پانی سے ضرر ہو وہ پانی سے پرہیز کرے اور یہ حدیث پرہیز کے ثبوت میں بہت واضح دلیل ہے۔

نبی ﷺ نے خود بھی پرہیز کی ہدایت دی ہے اور بد پرہیزی سے منع فرمایا ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ

کے پاس پہنچا اس وقت آپ چھوڑے کھارہے تھے میں نے بھی چھوڑے کھانے شروع کر دیے اس وقت میری آنکھیں دکھ رہی تھیں، آپ نے فرمایا تمہاری آنکھیں دکھ رہی ہیں اور تم چھوڑے کھارہے ہو! الحدیث (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۳۳۳، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۷۳۰۴، مسند احمد ج ۳ ص ۶۱، المسند رک رقم الحدیث: ۳۳۳۳)

امام احمد بن ابوبکر بصری متوفی ۸۴۰ھ لکھتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس

کے راوی ثقہ ہیں۔ (زوائد ابن ماجہ ص ۴۴، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۲ھ)

علامہ سید محمد بن محمد حسینی اتر بیدی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ابن حجر مکی نے شرح المشائل میں لکھا ہے کہ جو مریض کمزور ہو اس کے لیے سب سے نفع بخش چیز یہ ہے کہ وہ پرہیز کرے۔ بعض اوقات انسان کی رغبت اور میلان اس چیز کو کھانے کی طرف راغب ہوتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ اور اس حدیث میں پرہیز کی طرف اشارہ ہے اور یہ کہ آنکھ کی تکلیف میں چھوڑے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ (اتحاف السادة المتقين ج ۵ ص ۲۷۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اس سلسلہ میں یہ حدیث بھی ہے

حضرت ام المہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ہمارے پاس ادھ بکی (گداری) بھجوروں کا ایک خوشہ تھا، رسول اللہ ﷺ ان بھجوروں کو کھانے لگے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے، تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: بھبرو، بھبرو یا علی، تم کمزور ہو، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے رہے اور نبی ﷺ کھاتے رہے، حضرت ام المہدی نے کہا پھر میں ان کے لیے چقندر اور جوالی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ، یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۳۸۵۶، سنن الترمذی رقم الحدیث ۲۰۳۷ مسند احمد ج ۶ ص ۲۶۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۳۳۲، المستدرک ج ۳ ص ۲۰۷)

اس حدیث میں پرہیز کے مشروع ہونے پر واضح دلالت ہے۔

نیز امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص استسقاء کے مریض کو پانی سے پرہیز کراتا ہے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث ۲۰۳۶، مسند احمد ج ۳ ص ۳۲۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۶۶۹، المعجم الکبیر ج ۱۹ ص ۱۷۱، المستدرک ج ۱ ص ۱۷۱)

(ص ۲۰۷)

ان تمام احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ بیمار شخص کو ان چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے جو اس کی صحت کے لیے مضر ہیں، ہم اس جان کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہم اس بدن کے مالک ہیں ہمارے پاس یہ جسم اور جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، ہمارے لیے اس جسم کو ضائع کرنا یا نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے اس لیے ڈیابیطس کے مریض کو میٹھی اور نشاستہ دار چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور پانی بلند پریشر کے مریض کو نمکین اور پکنائی والی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور جس کے معدہ میں اسر ہو اس کو بڑے گوشت، تیز مصالحہ جات اور ترش چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور جس کو مہقان ہو اس کو پکنائی اور گائے کے گوشت سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور جس کو عارضہ قلب ہو اس کو انڈے، گائے کے گوشت اور پکنائی سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور تمام مہلک بیماریوں میں بسیار خوری سے پرہیز کرنا اشد ضروری ہے۔

یہ عازی یہ حیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم، ان کی شوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پیاز ان کی ہیبت سے رانی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی!
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال قیمت، نہ کشور کشائی!
خیاباں میں ہے منظر لالہ کب سے
تبا چاہیے اس کو خون عرب سے!

تیسیر القرآن (اردو) ایک ہی جلد میں مکمل کی گئی ہے اور یہ ۲۹۲ صفحات پر مشتمل تفسیری نسخہ ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شخصیت اور حالات زندگی

۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء کو کیلانیوال ضلع گوجرانوالہ میں مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی اور اسی نسبت سے کیلانی کہلائے۔ انکے والد محترم نورالحی ایک تہجد گزار اور متقی عالم باعمل انسان تھے۔ اس دور میں وہ قرآن پاک کے ماہر اور مشہور خطاط ہونے کی شہرت رکھتے تھے۔ اس طرح مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دینی اور دنیاوی تعلیم انتہائی اہتمام کے ساتھ حاصل کی۔ بچپن سے ہی آپ کو قرآن کریم کے مطالب و معنی سے خاصہ لگاؤ تھا۔ اور یہ ذوق عمر کے ہر حصے میں بڑھتا گیا۔ ۱۹۴۳ء میں متحدہ ہندوستان کے اس دور میں آپ نے بی اے کیا جب لوگ میٹرک پاس کو دیکھنے آیا کرتے تھے۔

آپ تصانیف میں بعض ایسی ہیں کہ ماہر تعلیم انکو اپنی انجی ڈی کے مقالے کی تمام شرائط کے مطابق سمجھتے ہیں۔ ذریعہ معاش کے لئے دو سال فوج میں اکاؤنٹ کے عہدے پر کام کیا لیکن اسلام مزاج ہونے کی بنا پر جلد اپنے آبائی پیشہ خطاطی کی طرف متوجہ ہوئے اور خوب نام پیدا کیا۔ پچاس کے قریب قرآن مجید ساتھ سے تحریر کیئے۔ جو کہ تاج کھنی اور فیروز سنز لاہور نے طبع کیئے۔ تیسیر القرآن (اردو) میں بھی عربی خطاطی مولانا مرحوم کی اختیاری گئی ہے۔ آپ کی خطاطی کے کئی نادر نمونے عجائب گھروں اور نمائشوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے لگ بھگ ایک سو مقالات دینی رسائل میں شائع ہوئے۔ مقالات کے عنوان ”اصلاح معاشرہ“ اور ”غیر اسلام داعی امن و اخوت“ تھے جو درجہ آپ نے قومی سیرت کانفرنس میں انعام بھی حاصل کیا۔ آپ کے تدریسی اور دینی کاموں میں سرفہرست مدرس القرآن والحدیث للہنات و سن پورہ لاہور کا قیام ہے۔ یہ مدرسہ اپنے اپنی انتہائی دینی ذوق رکھنے والی اہلیہ حمیدہ بیگم کے تعاون سے جاری فرمایا۔ جو خود بھی حافظہ قرآن تھیں۔ خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے لاہور میں سب سے بڑا اور اہم مدرسہ یہی ہے۔ اس مدرسہ کا انتظام مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حبیب الرحمن کیلانی نے سنبھال رکھا ہے۔ جبکہ مدرسہ کے اندر کے معاملات مرحوم کی بیٹی خوش اسلوبی سے نبھاتی ہیں۔

اردو ترجمہ و حاشیہ ”تیسیر القرآن“

تحقیق و تبصرہ: لیفٹنٹ کرنل محمد اعظم

تمہید و تعارف

قرآن مجید و فرقان مجید کا ترجمہ اور تفسیر کوئی عام اور معمولی بات نہیں ہے۔ اس پر کوئی انسان قلم تب ہی اٹھا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ دنیا میں بہت سے علماء نے ترجمے اور تفاسیر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اپنے لحاظ اور انداز میں اپنی تمام تر قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے قارئین تک بہترین مواد پہنچانے کی کوششیں کی ہیں۔ انہی میں ایک کوشش مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔

تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر جدید انداز میں اس طرح کیا گیا ہے کہ جدید سائنسی فنی، طبی اور تاریخی معلومات کا قرآنی آیات سے تقابل کے ساتھ ساتھ قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حاشیہ حافظ عقیق الرحمن کیلانی نے تحریر کیا ہے۔ اس کو شائع کرنے کا شرف اسلامک پریس ”دارالسلام“ و سن پورہ لاہور پاکستان نے حاصل کیا ہے۔ خط عربی مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خود نوشتہ ہے۔ جبکہ اس پراجیکٹ کے انچارج انجینئر حقیق الرحمن عبدالرحمن کیلانی کو حاصل ہے جو انہوں نے بیت الحرام مکہ المکرمہ میں ۲۸ نومبر ۱۹۹۹ء الموافق ۲۸ رجب ۱۴۱۸ھ کو تحریر کیا جس میں اس تفسیر کے مختلف پہلوؤں کو بڑے جامع اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۷۷ سال کی عمر میں اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کی رات صلوٰۃ عشاء میں جب سجدے کو گئے تو دوبارہ اٹھ سکے۔

تالیفات

مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی (۲۰) میں سے زیادہ تصانیف و تراجم ہیں جس میں اہم درج ذیل ہیں:

تفصیلات	صفحات
۱۔ رسول اکرم ﷺ بحیثیت پہ سالار	۳۳۶
۲۔ عقل پرستی اور انکار معجزات	۳۳۳
۳۔ اسلام میں فاضلہ دولت	۷۲
۴۔ خلافت و جمہوریت	۳۲۰
۵۔ شریعت و طریقت	۵۲۸
۶۔ آئینہ پرویزیت	۱۰۰۸
۷۔ سعودی عرب میں نظام زکوٰۃ (اردو ترجمہ)	
۸۔ عربی کتب کے مجموعے کا اردو ترجمہ	
۹۔ فتاویٰ شیخ ابن باز (اردو ترجمہ)	
۱۰۔ تجارت اور لین دین کے مسائل	۳۷۲
۱۱۔ غلاب قبر اور ساع موتی	۱۵۲
۱۲۔ الشمس والقمر علیہما السلام	۳۲۸
۱۳۔ مترادفات القرآن	۱۰۰۸
۱۴۔ احکام ستر و حجاب	۸۸
۱۵۔ المواقفات (امام شاطبی کی کتاب کا اردو ترجمہ)	
۱۶۔ قرآن ناظمی کے اسباب (اردو پہ فہمٹ)	
۱۷۔ سرگزشت نورستان (اردو پہ فہمٹ)	

۱۸۔ تفسیر قرآن کریم فصصل

۱۹۔ مریم اور نعمان (ایک اسلامی ناول)

اہل علم جنہوں نے تفسیر القرآن (اردو) کے مراہد اور پروف ریڈنگ میں مدد اور تعاون کیا۔

- ۱۔ ڈاکٹر صہیب حسن عبدالغفار (دیکس جمعیت القرآن۔ لندن)
- ۲۔ قاری محمد صہیب (فاضل کھیت القرآن۔ مدینہ یونیورسٹی)
- ۳۔ حافظ عبدالرحمن نعیم (مدیر دارالاصلاح السلفیہ۔ لاہور)
- ۴۔ عطیہ یامین (سیکرٹری انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن۔ الریاض)
- ۵۔ عطیہ انعام (ایم اے گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)
- ۶۔ رضیہ مدنی (سیکرٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ۔ لاہور)

اس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب کو سامنے رکھا گیا ہے۔

- ۱۔ تفسیر مفعل غیر مطبوعہ۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- ۲۔ تفسیر المکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان۔ العلامة الشیخ عبدالرحمن بن ناصر العری
- ۳۔ تفسیر طبری۔ ابی جعفر محمد بن جریر طبری
- ۴۔ تفسیر جلالین۔ جلال الدین محمد بن احمد اور جلال الدین عبدالرحمن السیوطی
- ۵۔ تفہیم القرآن اور مختصر حواشی۔ مولانا مودودی
- ۶۔ فی ظلال القرآن۔ سید قطب
- ۷۔ احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف
- ۸۔ اشرف الحواشی۔ ترتیب شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح
- ۹۔ خصائص القرآن۔ ڈاکٹر فہد عبدالرحمن سلیمان الروی
- ۱۰۔ احکام القرآن۔ زاہد ملک